إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الله اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ

نمبر ۷۲	مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء یوم سہ شنبہ	مطابق ۴ شعبان ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۳ دسمبر ایک دو روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمرکاب جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال ہیں ۔

جلسہ سالانہ کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے جلسہ سالانہ کا نہایت خوبصورت اور رنگین پوسٹر تیار کروایا ہے۔ احباب محصول ڈاک بھیج کر جسقدر چاہیں منگوا سکتے ہیں ۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۳۱ء

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب کرام کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء کو منعقد ہوگا۔ اور یہ وہ اجتماع ہے جس میں شمولیت کی تحریک کے لئے صرف یہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ کہ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اس کے خاص ارشاد کے ماتحت رکھی ہے اور اسے جماعت کی ایمانی اور روحانی ترقیات کے لئے نہایت ضروری قرار دیا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ عام کساد بازاری اور کاروباری انحطاط کے علاوہ احباب جماعت نے ایک خاص رقم گذشتہ تین ماہ میں بطور چندہ خاص ادا کی ہے اور اس لحاظ سے عین ممکن ہے۔ مالی مشکلات قادیان آنے کے راستہ میں روکاوٹ نظر آتی ہوں لیکن دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ روکیں اور مشکلات کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ ان بے شمار اور لاتعداد روحانی اور علمی فوائد کے مقابل میں جو ان دنوں میں ایک مومن حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ دسمبر کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں نہایت پر زور الفاظ میں احباب کو تحریک کی ہے۔ کہ وہ خود بھی ہر روکاوٹ پر غالب آ کر جلسہ پر حاضر ہوں۔ اور اپنے احباب و متعلقین کو بھی ساتھ لائیں۔ حضور کا یہ خطبہ انشاء اللہ العزیز اگلے اخبار میں درج ہوگا۔

احباب کو چاہیئے۔ کہ ابھی وقت سے جلسہ میں شمولیت کا عزم صمیم کر لیں اور جو مشکلات نظر آتی ہوں۔ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں ۔

مسلمانانِ کشمیر کا عظیم الشان اجتماع

گلینسی کمیشن سے تعاون کا مشروط فیصلہ

سیکرٹری مسلم ینگ مینز ایسوسی ایشن سری نگر کشمیر سے حسب ذیل تار ۱۱ر دسمبر کو الفضل کے نام ارسال کرتے ہیں:۔

مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ جس میں حاضری ۷۵۰۰۰ کے قریب تھی۔ مولانا میرک شاہ صاحب ممبر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے زیر صدارت خانقاہ حضرت بل میں منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء منظور ہوئے۔

یہ جلسہ اسباب کا پورے طرح احساس کرتے ہوئے۔ کہ گلینسی کمیشن میں مسلمانوں کی نمائندگی ناکافی ہے۔ اس سے تعاون پر رضامندی کا فیصلہ کرتا ہے۔ بشرطیکہ ان کا یہ حق تسلیم کر لیا جائے۔ کہ وہ اپنی طرف سے ایک سے زیادہ ترجمان نامزد کر سکیں جو غیر ریاستی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ان کو یہ حق ہونا چاہیئے کہ تحریری طور پر کمیشن کے کسی ممبر کو کوئی سوال سمجھا سکیں جو وہ کسی گواہ سے دریافت کرنا چاہتے ہوں۔ اور کمیشن کے صدر کو کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ اگر ممبر دریافت کرنا چاہے۔ تو وہ کسی ایسے سوال کو رد کرے۔

دوسرے یہ جلسہ ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر اور اپنے ہمسایہ ہندو قوم کے احساسات کے لئے پورا پورا احترام اور گاؤکشی سے اجتناب کی خواہش کا پھر اعادہ کرتا ہے۔ مگر پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔ جس سے گاؤکشی جرائم کی فہرست میں شمار نہ ہو۔ اور مسٹر گلینسی سے درخواست کی جائے۔ کہ گاؤکشی کو قابل تعزیر جرم قرار دینا مذہبی حق تلفیوں کی ذیل میں ان کی شکایات میں بدستور قائم رکھا جائے۔ اور ایسی تجویز کیجائے۔ کہ گاؤکشی مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی پامالی کے بغیر بند ہو۔ موجودہ سزا یعنی دس سال قید اور ہزار روپیہ جرمانہ سخت وحشیانہ ہے۔

تیسرے یہ کہ شوپیاں کے مقدمہ قتل کی سماعت بھی مسٹر مڈلٹن کے سپرد کی جائے۔ اور ریاستی ٹربیونل اس کی سماعت نہ کرے اور ہر حالت میں یہ مقدمہ مسٹر مڈلٹن کی رپورٹ پیش ہونے تک ملتوی کر دیا جائے۔

چوتھے یہ کہ جموں کے سیاسی قیدی اور مولوی عبد القدیر صاحب کو فی الفور رہا کر دیا جائے۔ ورنہ حالات اگر خراب ہو گئے۔ تو اس کی ذمہ داری ریاست پر ہوگی جلسہ کے وقت لوگوں میں بے حد جوش پایا جاتا تھا۔ اور ان مطالبات کے متعلق لوگوں کے جذبات نہایت سخت تھے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تبلیغی کانفرنس

مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۱ء یعنے سالانہ جلسہ کے ختم ہونے کے دوسرے دن ایک تبلیغی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس میں مہتمان نائب مہتمان تبلیغ ضلع وار اور انسپکٹر تبلیغ تحصیل وار نیز سکرٹریان تبلیغ اور انصار اللہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ علاوہ اس کے جملہ آنریری مبلغین بھی اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ازراہ کرم میری یہ درخواست آپ کے لئے منظور فرمائی ہے۔ کہ تمام کارکنان تبلیغ کو ملاقات کا ایک خاص وقت دیکر دعا اور اپنے پند و نصائح سے بہرہ ور فرمائیں۔ اور اس غرض کے لئے حضور نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۱ء کا دن پسند فرمایا ہے۔ جن اضلاع کی تاحال تبلیغی تنظیم مکمل نہیں ہوئی۔ ان اضلاع کے مرکزی سکرٹریان تبلیغ توجہ کر کے تنظیم کر لیں اور مجھے ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۱ء تک اطلاع بھجوا دیں

نیز تمام نائب مہتمان و سکرٹریان تبلیغ بھی ۲۴ر دسمبر تک مجھے اطلاع کر دیں۔ کہ کتنے انصار اللہ ان کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شریک ہونگے۔ تا میں صحیح اندازہ کر کے ان کے لئے بیٹھنے کا انتظام کر دوں۔

ہر ایک ضلع وار کارکن کے پاس اپنے حلقہ کا مکمل رجسٹر ہونا چاہیئے میں انشاء اللہ یہاں قادیان میں ضلع وار جھنڈیاں بنواؤں گا۔ جنکے ذریعہ سے ہر ضلع کی نشست مخصوص کر دی جائیگی۔ نیز یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ بلوں کا انتظام کیا جائے۔ ہر بلے پر چھ سات پیسوں سے زائد خرچ نہ ہوگا۔ تمام کارکنان تبلیغ اپنے اپنے مشورہ سے بھی مجھے واپسی ڈاک اطلاع دے سکتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ایک ضروری تصحیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار کا پتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تار بھیجنے والے احباب مطلع رہیں۔ کہ صرف "حضرت خلیفۃ المسیح قادیان" تار کا پتہ کافی ہوگا۔ پہلے اعلانات منسوخ تصور فرمائیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

اخبار احمدیہ

چشمۂ مسیحی کا بنگالی زبان میں ترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب چشمۂ مسیحی کا بنگالی ترجمہ چھپ کر تیار ہو چکا ہے جو صرف ہر آنے کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا۔ محصولڈاک معاف

ندائے ایمان نمبر ۲ کا بنگالی ترجمہ بھی صرف محصولڈاک بھیج کر حسب ذیل پتہ سے منگایا جا سکتا ہے:۔

مولوی محمد عظیم الدین احمد بی اے۔ اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر بدھیہ ایچ۔ ای۔ ہائی سکول سلہٹ

تلاش روزگار

ایک احمدی موٹر مکینکل ڈرائیور نہایت تجربہ کار اور ہوشیار کو روزگار کی تلاش ہے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ تو حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

ایم موسیٰ اینڈ سنز۔ سوداگران موٹر۔ نیلہ گنبد۔ لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم شیخ عبد الرحیم کو ایک مدت سے بعارضہ کھانسی بہت تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد الکریم ناقد از پٹھانکوٹ

(۲) میرے مستقل ہونے کا تاحال فیصلہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد اختر شاف وارڈن راولپنڈی

(۳) عاجز کا امتحان عنقریب ہونیوالا ہے۔ احمدی اصحاب کی خدمت میں دعا کامیابی کے لئے ملتجی ہوں۔ خاکسار غلام احمد قریشی از سرگودہا

(۴) میری والدہ عرصہ پانچ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب دائیں پہلو پر بھی بیماری کا حملہ ہو گیا ہے۔ حالت سخت نازک ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] (…ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکریہ اور آئندہ کے لئے جماعت کو ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ چندہ خاص کی تحریک میں سے سوا لاکھ روپیہ مقررہ میعاد کے اندر جمع ہو گیا ہے اور عام بجٹ کا قرضہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً ادا ہو گیا ہے اس کامیابی پر جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں تھوڑا ہے۔ کیونکہ مالی تنگی کا اثر ملک پر اس قدر تھا۔ کہ اس قدر کامیابی بہت مشکل نظر آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک سو ستر جماعتوں اور بہت سے افراد نے پورا چندہ ادا کر دیا ہے۔ یا مقررہ چندہ سے بھی کچھ زائد ادا کیا ہے۔ ان سب جماعتوں اور افراد کے لئے میں انشاء اللہ خاص دعا کروں گا بقیہ جماعتوں میں کہ بہت سی جماعتوں نے ایک حصہ ادا کیا ہے اور بعض جماعتیں جو بیرون ہند کی ہیں۔ ابھی ان کی میعاد بھی پوری نہیں ہوئی۔ ان کی میعاد دسمبر کے آخر میں پوری ہوگی اور ان کی رقم غالباً جنوری میں وصول ہو سکیگی بعض افراد نے مہلت طلب کر لی ہے ان لوگوں کی رقوم جمع کر لی جائیں تو امید ہے۔ کہ دس بارہ ہزار کی رقم اور وصول ہو سکیگی

لیکن جیسا کہ میں نے اپنے پہلے اشتہار میں لکھا تھا۔ کچھ قرض دوران سال کے بجٹ کی وجہ سے بھی بڑھ رہا ہے۔ اور کچھ رقم معمولی بجٹ کی زیادتی کے علاوہ بھی ہے جو سلسلہ کے دوسرے محکموں سے بطور قرض لی ہے۔ اور ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے ان رقوم کو ملا لیا جائے اور کم سے کم ایک ماہ کا خرچ خزانہ میں جمع رکھا جائے۔ جو کم سے کم رقم ہے۔ تاکہ ہر ماہ کے بل پہلی تاریخ کو ادا ہو سکیں۔ تو اس کے لئے قریباً پچاس ہزار کی ضرورت ہے جو جماعتیں ابھی اپنے چندہ خاص کو ادا نہیں کر سکیں۔ اگر وہ ہمت کر کے اپنے اپنے قرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ اس قدر رقم ادا ہو سکتی ہے۔ کہ یہ قرض بھی بغیر کسی اور تحریک کے ادا ہو سکے۔ پس میں ان تمام دوستوں اور جماعتوں کو جو اس وقت تک اپنا حصہ یا بالکل ادا نہیں کر سکے۔ یا کچھ حصہ ادا کر سکے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بھی ایثار اور قربانی کی روح پیدا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری ادا کریں۔ تاکہ اس سال گذشتہ بوجھوں سے سلسلہ پوری طرح آزاد ہو جائے اور وہ لوگ بھی اگر سابقون الاولون میں شامل نہیں ہو سکے تو اصحاب الیمین میں تو شامل ہو سکیں۔ کہ یہ ثواب بھی کم ثواب نہیں ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بوجھ زائد بوجھ نہیں۔ بلکہ ان کے بھائی پچھلے تین ماہ میں یہ بوجھ اٹھا چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث ہو چکے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اس بوجھ کو جسے جماعت کا ایک حصہ اٹھا چکا ہے۔ نہ اٹھا سکیں۔ صرف دل میں اخلاص اور دماغ میں ارادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

دنیا کی اکثر تکلیفیں اور آرام صرف ذہنی کیفیتوں کا ظہور ہوتے ہیں۔ انسان جس نقطۂ نگاہ سے ایک امر کو دیکھتا ہے اس کے مطابق اس کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ اگر اسے بوجھ سمجھ کر دیکھتا ہے۔ تو وہ اسے بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ اور اگر اسے احسان سمجھ کر غور کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں اس کام اور اس قربانی پر بشاشت اور خوشی محسوس ہونے لگتی ہے۔ غرض ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ اور وان منکم الا واردھا۔ کے ارشاد الٰہی کے مطابق جنت کا دروازہ اور اسی طرح دوزخ کا دروازہ اسی دنیا سے انسان کے دل میں کھل جاتا ہے۔ اور یہ دوزخ اور جنت انسان کے اپنے ہاتھ سے تیار کی ہوئی ہوتی ہیں۔ پس اس نقطۂ نگاہ کو مایوسی اور بزدلی کے اثر کے نیچے لا کر اپنے لئے خود دوزخ تیار نہ کرو۔ بلکہ بشاشت ایمانی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جو مومنوں پر نازل ہوتے ہیں۔ مدنظر رکھتے ہوئے اپنے دل میں دینی قربانیوں پر ایسی خوشی پیدا کرو۔ کہ اسی دنیا میں آپ کے لئے جنت کا دروازہ کھل جائے۔ تا آپ لوگ خود بھی اور آپ کی اولادیں اللہ تعالیٰ کی جنت کی حصہ دار ہوں۔ اپنے ہاتھوں دہکائی ہوئی آگ کی بھینٹ نہ ہوں۔

میں ان دوستوں کو بھی جو چندہ خاص ادا کر چکے ہیں۔ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ چندہ خاص ستمبر اکتوبر اور نومبر کے لئے تھا دسمبر سے اب عام چندہ یا وصیت کی ادائیگی شروع ہو جائیگی ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اب آرام کرنے کی نیت کر لیں۔ میں لکھ چکا ہوں کہ مومن کو آرام خدا کی گود میں ہی میسر ہوتا ہے۔ پس انہیں چاہیئے کہ آئندہ ماہواری چندہ یا وصیت کو باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔ تاکہ دوبارہ قرض نہ ہونا شروع ہو جائے۔ کیونکہ چندہ خاص اسی صورت میں بند کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ آئندہ نیا قرض نہ ہو۔ اور جو لوگ گذشتہ مہینوں میں چندہ خاص ادا نہیں کر سکے۔ انہیں ابھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دسمبر سے ماہواری چندہ شروع ہو گیا ہے۔ پس جبکہ چندہ خاص کا کل یا جزو جس قدر ان پر ہے۔ اس کے علاوہ دسمبر سے ماہواری چندہ بھی ان کے ذمہ شروع ہو گیا ہے۔ اس کی ادائیگی کا بھی وہ خاص خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ واریوں کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے دل اور ظاہر میں وسعت بخشے۔

آخر میں سب احباب کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ قریب آ گیا ہے۔ اس کے لئے آنے کی بھی تیاری کریں۔ اور اپنے دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں۔ تا ہر دفعہ ہمارا قدم آگے رہے ایسا نہ ہو۔ کہ مالی قربانیوں کی وجہ سے بعض لوگ سستی کریں۔ مالی قربانیوں کے بدلے میں ہمیں دوسرے امور میں کفایت کرنی چاہیئے دینی کاموں میں غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ اس طرح گویا ہم ایک ہاتھ بچاتے۔ اور دوسرے کو کاٹتے ہیں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء

نواب صاحب رامپور کا تازہ فرمان

اسلامی ریاستوں کی غیر مسلم رعایا کو اگرچہ وہاں ہر طرح کے ابتدائی اور انسانی حقوق حاصل ہیں۔ لیکن ہز ہائی نس نواب صاحب رامپور نے ایک تازہ فرمان کے ذریعہ ان کی مزید وضاحت فرمائی ہے۔ وہ ایک ایسا دانشمندانہ اور مفید فعل ہے۔ جس سے سبق حاصل کرکے ہندوستان کے والیان ریاست جہاں ایک طرف اپنی رعایا کو مطمئن کر سکتے ہیں وہاں اپنی ذات کے لئے بھی بہت کچھ راحت اور سکون قلب کا سامان مہیا کر سکتے ہیں۔

نواب صاحب موصوف نے مزید وضاحت کے لئے اعلان فرمایا ہے۔ کہ میری رعایا کے کسی فرد کو اس کی آزادی یا جائداد وغیرہ سے بجز قانونی کارروائی محروم نہیں کیا جائیگا۔ اور نہ ہی اس کی جائداد و مسکن وغیرہ میں مداخلت کی جائے گی۔ آزادی تقریر اور اشاعت اخبارات کے حق میں کوئی خلاف قانون مداخلت نہ کی جائیگی۔ ہر شخص کو آزادی ضمیر حاصل ہے۔ اور وہ مذہب کے معاملہ میں بالکل آزاد ہے۔ جو مذہب وہ اپنے لئے پسند کرے اختیار کر سکتا ہے۔ تمام باشندگان ریاست کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ اور کسی شخص کو کسی خاص مذہب یا فرقہ یا قومیت رکھنے کی وجہ سے کسی عہدہ یا اعزاز سے محروم نہیں رکھا جائیگا۔ اور سب کو سرکاری سڑکوں اور دیگر پبلک مقامات کے استعمال کی پوری پوری آزادی ہے۔ اور کسی شخص کو کسی ایسے فعل کی بنا پر سزا نہیں دی جائیگی۔ جو ارتکاب کے وقت قانون مروجہ کی رو سے قابل سزا نہ تھا۔

کہنے کو تو ہندو اخبارات مہاراجہ جموں و کشمیر اور دیگر ہندو مہاراجوں کی رواداری و نرم پالیسی اور اس کے بالمقابل مسلم والیانِ ریاست کی ہندو آزاری اور مسلم نوازی کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں۔ مگر کیا وہ کوئی ایک بھی غیر مسلم والئے ریاست ایسا پیش کر سکتے ہیں جس نے اس قدر فراخ دلی کے ساتھ اپنی رعایا کو بلا امتیاز مذہب و ملت حقوق عطا کرنے کا اعلان کر دیا ہو؟ مسلمانانِ کشمیر جس بے جگری کے ساتھ ابتدائی انسانی حقوق حاصل کرنے کے لئے اپنا خون پانی کی طرح بہا رہے ہیں اور جن ہولناک مظالم اور ستم آرائیوں کا تختہ مشق وہ بنے ہیں۔ ان سے کون واقف نہیں۔ اور کون ہے۔ جو انہیں سن کر چشم پر آب ہو جائے لیکن ہندو راجوں کی انصاف پسندی اور رواداری کا یہ عالم ہے۔ کہ مہاراجہ بہادر کشمیر نے اپنی مسلم رعایا کو ایسی سخت اور درد فرسا قربانیوں کے بعد بھی وہ حقوق دینے کا اعلان نہیں کیا۔ جن کی نواب صاحب رامپور نے بغیر کسی تحریک یا مطالبہ کے اپنی رعایا کے لئے مذکورہ بالا اعلان میں تصریح فرمائی ہے۔ بلکہ یہ حقوق تو درکنار مہاراجہ صاحب کشمیر نے ان کا عشر عشیر دینے کا بھی اعلان نہیں کیا۔

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کون ہے۔ جو نواب صاحب رامپور کی اس رعایا نوازی اور انصاف پسندی کی داد نہ دے گا۔ اور ہم نواب صاحب موصوف کو اس مبارک اقدام پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولوی ظفر علی کی گرفتاری

لاہور سے ۱۱ر دسمبر کی خبر ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خانصاحب کو تین سال کا انکم ٹیکس ادا نہ کرنے کی وجہ سے ڈپٹی کمشنر لاہور نے ضابطہ دیوانی کے ماتحت ایک ماہ قید کی سزا دی ہے اور آپ کے خرچ کے لئے صرف چھ آنہ یومیہ مقرر کئے ہیں۔

خدا گواہ ہے۔ کہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں۔ جو دشمن کو گرفتار بلا دیکھ کر خوش ہوں۔ اور ہمیں مولوی صاحب کی اس ذلت پر رنج ہے۔ لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ دنیا میں ایسے ذلیل فطرت اور پست ذہنیت رکھنے والے بھی موجود ہیں۔ جو ہر طرف سے مار دھاڑ اور لوٹ کھسوٹ کرنے کے باوجود جائز اور واجبی ادائیگی سے بھی عمداً تساہل کرتے ہیں۔

یہی مولوی صاحب برسوں کانگرس کی غلامی کرتے رہے ہیں۔ اور جس سرگرمی کے ساتھ آپ مسلم فروشی میں مصروف تھے۔ اسے دیکھ کر کبھی یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ غداری "آنریری" تھی۔ بہرحال میں مسلمانانِ کشمیر کو تباہ کرنے کے لئے آپ کے مہاراجہ صاحب کے پاس غیرت اسلامی کو فروخت کر دینے کے قصے زبان زد خلائق ہیں۔ اور سنتے ہیں۔ دربار کشمیر سے بھی آپ کافی رقم ہتھیا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کا دست سوال ہمیشہ دراز ہی رہتا ہے۔ اور انہیں مسلمانوں سے جنہیں کبھی تو آپ ہندوؤں کی رضا جوئی کے لئے قربان کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ اور کبھی ہندو فرمانرواؤں کے پاس فروخت کرنے کی۔ آئے دن مانگتے ہی رہتے ہیں۔ اور پھر مسلمان۔ اور سادہ لوح مسلمان بھی اپنی فطرتی چشم پوشی اور فراخدلی سے کام لیتے ہوئے خدا واسطے آپ کے کاسہ گدائی میں کچھ نہ کچھ ڈالتے ہی رہتے ہیں۔ ان سب کے علاوہ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک کثیر رقم مختلف قومی فنڈوں اور چندوں کی آپ باپ دادا کی جاگیر سمجھ کر دبائے بیٹھے ہیں۔ اور مسلمانوں کے بار بار کے اصرار کے باوجود ان کا حساب دینے کا نام نہیں لیتے۔ مزید برآں آجکل اخبارات میں چرچا ہے۔ کہ چالیس ہزار مسلم بنک کا بھی آپ ہضم کئے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی مفلس اور نادار شخص عدم ادائیگی کی بنا پر گرفتار ہو۔ تو وہ معذور سمجھا جانا چاہیئے۔ لیکن آپ کا یہ سب کچھ رکھنے کے باوجود محض ۱۳۵-۱۰-۴ روپے کی رقم ادا نہ کرکے جیل خانہ کی ہوا کھانا سوائے اس کے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کہ یا تو آپ بے حد پست فطرت اور ادنیٰ ذہنیت کے مالک ہیں۔ اور یا پھر وہ بیانات جو آپ اور آپ کے سعادت مند فرزند کی بدعنوانیوں اور بے راہ رویوں کے متعلق مشہور ہیں۔ درست ہیں۔

آپ کی تاریخ میں متعدد ایسے واقعات موجود ہیں۔ کہ جب بھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ سرائی شروع کی۔ جھٹ غضب الٰہی کے نیچے آگئے کچھ عرصہ سے مسلمانوں کے اندر اپنا وہ زائل شدہ رسوخ بحال کرنے کے لئے جو آپ کی ہندو نوازی اور کانگرس پرستی کی نذر ہو چکا تھا آپ نے خواہ مخواہ ہمارے خلاف حد درجہ کی دلآزاری اور شر انگیزی شروع کر رکھی تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو اس ذلت میں ڈال کر پھر ایکبار انی مھین من اراد اھانتک۔ کا وعدہ پورا فرما دیا ہے۔

پہلی سیاسی وجوہ پر گرفتاریوں کو جو لوگ ذلت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ ان کے لئے اس رسوائی اور توہین کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی عزت افزائی

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر و مندوب گول میز کانفرنس نے مسلمانوں کی جو قابل قدر سیاسی خدمات سر انجام دی ہیں۔ خوشی کا مقام ہے۔ کہ قوم نے انہیں قدر دانی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور اعتراف خدمات کے طور پر اپنی سب سے زیادہ اہم سیاسی جماعت یعنی مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے آپ کو منتخب فرمایا ہے۔ اور یہ وہ سب سے بڑا اعزاز ہے۔ جو مسلمان قومی زندگی میں اپنے کسی مخلص کارکن کو پیش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ سر محمد یعقوب صاحب سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے اطلاع دی ہے۔ کہ "آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس دہلی میں ۲۶ر دسمبر کو شروع ہوگا۔ لاہور کے مشہور ایڈووکیٹ اور گول میز کانفرنس کے مندوب چوہدری ظفر اللہ خان صدر قرار پائے ہیں۔ گول میز کانفرنس سے پیدا شدہ سیاسی حالات پر بحث کی جائیگی۔ اور اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ اور سیاسی تبدیلیوں کی توقع ہے"

چوہدری صاحب کی قابلیت۔ فہم و فراست۔ تجربہ اور ہمدردی اسلام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں یقین ہے۔ کہ آپکی صدارت میں لیگ کا اجلاس مسلمانوں کے لئے بہت مفید اور بابرکت ہوگا۔ اور ایسے اہم اور نازک موقعہ پر آپ کی راہنمائی مسلمانانِ ہند کی سیاسی زندگی کے لئے بے حد تقویت کا موجب ہوگی۔

اس عزت افزائی پر ہم اپنے مکرم و محترم چوہدری صاحب کو ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے وجود کو ملک و ملت کے لئے مفید بنائے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے تورات و انجیل

برادر محترم مولانا اللہ دتا صاحب مولوی فاضل مبلغ شام نے مندرجہ بالا موضوع پر جو جامع اور مدلل مضمون رقم فرما کر ارسال کیا ہے اسکی پہلی قسط درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

تورات و انجیل سے استدلال

بلاشبہ یہ سچ ہے۔ کہ تورات و انجیل محرف و مبدل ہیں۔ ان میں تبدیلیاں ہوئیں۔ اور ہر روز کتر و بیونت ہو رہی ہے۔ اسکی تحریف کو اپنے و بیگانے مان رہے ہیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ آخر خدا کا کلام تھے۔ احکام و نصائح کے علاوہ تورات خدا کی ایک امانت پر مشتمل تھی اور انجیل درحقیقت اسی امانت کی تجدید تھی۔ لہذا صدہا تغیرات کے باوجود وہ آنیوالے اقعات کیطرف راہنمائی کر رہی ہیں اور آج بھی چشم بصیرت کے لئے ان میں اسلام بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر کافی دلائل موجود ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ہم یہود و نصاریٰ پر اتمام حجت کر سکتے ہیں۔ یہود پیدائش کی کتاب سے لیکر ملاکی نبی کے صحیفے تک کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں اور عیسائی اس کے علاوہ اناجیل کو بھی مکاشفہ کے آخری لفظ تک الہام خداوندی جانتے ہیں۔ اسلئے بائبل کے دلائل ان پر بہرحال حجت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل کی گواہی کو بطور شہادتِ صداقت بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعًا سجدًا یبتغون فضلًا من اللہ ورضوانًا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ واجرًا عظیمًا ہ (الفتح ع۴)

ظاہر ہے۔ کہ "اشداء علی الکفار" کی حالت والے بالذات "کزرع اخرج شطأہ" کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ درحقیقت بات یہ ہے۔ کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک جلالی بعثت جسے اشداء علی الکفار کے لفظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ دوسری جمالی بعثت جس کے لئے مثلھم فی الانجیل الخ میں اشارہ کیا ہے۔ انہی دو بعثتوں کی طرف سورۃ جمعہ کے اوائل میں بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ گویا جس طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنے مثیل (حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی پوری خبر دی۔ اسی طرح حضرت مسیحؑ نے اپنے مثیل یعنی حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کی مکمل خوشخبری دی۔ مثیل موسےٰ موسےٰؑ سے بڑھ کر ہے۔ اور مثیل عیسےٰ عیسےٰؑ سے بڑھ کر۔ حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ میں متبوع اور تابع یا استاد اور شاگرد کی نسبت نہیں۔ اس لئے وہ الگ الگ وجود تھے۔ لہذا ان کا آیت میں علیحدہ علیحدہ ذکر فرمایا گیا۔ لیکن امت محمدیہ کا موعود مسیح یا مثیل عیسےٰؑ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی ظل اور بروز تھا۔ درحقیقت کوئی علیحدہ وجود نہ تھا۔ بلکہ وہ اپنے متبوع ہی کے ذیل میں ہے۔ اس کا نام۔ اس کا کام۔ حتیٰ کہ اس کا مدفن روحانی بھی اپنے متبوع کے ہی ساتھ ہے۔ جیسا کہ حدیث یدفن معی فی قبری میں اشارہ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے اسجگہ دو بعثتوں کو ایک ہی وجود کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اثبات صداقت مسیح موعودؑ کے دو طریق

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائبل کے اثبات کے دو طریق ہیں۔ اوّل یہ کہ ہم ایک یہودی سے پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور اسلام کی صداقت منوالیں۔ اور ایسا ہی ایک عیسائی سے پہلے اسلام کی حقانیت کا اعتراف کرالیں۔ اور بعد ازاں از روئے قرآن مجید و احادیث صحیحہ صداقت مسیح موعودؑ کا ثبوت دیں۔ دوم یہ کہ براہ راست تورات و انجیل سے حضور علیہ السلام کی سچائی کو ثابت کیا جاوے۔ اور جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صادق نبی مانیگا تو اسے حضرت مسیحؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ماننا پڑیگا۔ گویا بالواسطہ اور بلا واسطہ دو طریق سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائبل ثابت کی جا سکتی ہے۔ لیکن میں موخر الذکر طریق اختیار کرتا ہوں۔ اور اس ضمن میں حضرت اقدس کی حیثیت "شاھد منہ" کے اعتبار سے صداقت اسلام بھی ثابت ہو جائیگی۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی راستبازی بھی مسلم ہو گی۔ کیونکہ فرمایا ہے ؎

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ٭ ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

مسیح موعودؑ کی آمد کا وعدہ

انجیل میں حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں۔

(۱) "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے۔ کہ ابن آدم آجائیگا" (متی $\frac{۱۰}{۲۳}$)

(۲) "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جو یہاں کھڑے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں۔ کہ جب تک ابن آدم کو اس کی بادشاہت میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں گے۔ موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے" (متی $\frac{۱۶}{۲۸}$)

پولوس رسول کہتا ہے۔

"توبہ کرو۔ اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے۔ کہ وہ آسمان میں اسوقت تک رہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسےٰؑ نے کہا۔ کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کریگا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے۔ اس کی سننا۔ اور یہ ہوگا۔ کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنیگا۔ وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائیگا۔ بلکہ سموئیل سے لیکر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے باتیں کہیں ان سب نے ان دنوں کی خبر دی ہے" (اعمال $\frac{۳}{۱۹-۲۴}$)

ثابت ہوا۔ کہ مسیح موعودؑ کے آنے کا وعدہ موجود ہے۔ اور اس کی آمد بھی مثیل موسےٰ یا "وہ نبی" کے بعد ہی مقدر تھی۔

مسیح موعودؑ کے آنیکا وقت

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کی آمد کا از روئے بائبل یہی وقت ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ اور کسی موعود کا وقت مقررہ پر آنا بذات خود ایک زبردست دلیل صداقت ہے۔ ہمارے اس دعوے کے چار ثبوت ہیں:-

ثبوت اوّل۔ اب ہم یہودی اور عیسائی تاریخ کی رو سے ساتویں ہزار میں ہیں۔ اور ساتواں ہزار بالاتفاق مسیح موعودؑ کی آمد کا وقت ہے۔ جو کہ سبت کے مقابل پر ہے۔ اور ابن آدم سبت کے دن کا مالک ہے۔ یعنی اس کا ظہور ساتویں ہزار میں ہوگا۔ جیسا کہ صراحتاً آتا ہے۔

(۱) "اور جب ساتویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تو آسمان پر بڑی آوازیں اس مضمون کی پیدا ہوئیں۔ کہ دنیا کی بادشاہت ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی ہو گئی۔ اور وہ ابد الآباد بادشاہی کریگا" (مکاشفات یوحنا $\frac{۱۱}{۱۵}$)

(۲) "خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے۔ اور ہزار برس ایک دن کے برابر۔ خداوند اپنے وعدے میں دیر نہیں کرتا۔ جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہے۔ کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آجائیگا۔ اس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے۔ اور عناصر حرارت کی شدت

سے پگھل جائیں گے۔...۔ لیکن اس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں۔ جن میں راستبازی بسی رہے گی" (۲ پطرس ۳/۸-۱۳)

پس بلحاظ زمانہ کے مسیح موعود کے آنے کا یہی وقت ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب تو آگیا ہفتم ہزار

ثبوت دوم۔ بائبل سے ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کی آمد کی ایک بڑی غرض دجال کا روحانی قتل ہے۔ جیسا کہ پولوس رسول لکھتا ہے۔

"اس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کریگا۔ اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی" (۲ تھسلنیکیوں ۲/۸-۱۰)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اناجیل سے دجال کی آمد اور اس کے غلبہ کا کونسا زمانہ ظاہر ہوتا ہے۔ سو اس کے لئے یہ حوالجات نہایت واضح ہیں۔ یوحنا رسول ہونے والے واقعات کے ذکر میں کہتا ہے۔

(۱) "میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اور اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں۔ اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے۔ جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے۔ اور اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے۔ اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں۔"

(مکاشفہ ۱۹/۱۱-۱۴)

(۲) پھر میں نے ایک فرشتے کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اس نے اس اژدہے یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے۔ پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا اور اسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا۔ اور اس پر مہر کر دی۔ تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اس کے بعد ضرور ہے۔ کہ تھوڑے عرصے کے لئے کھولا جائے۔" (مکاشفہ ۲۰/۱-۳)

(۳) جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے۔ تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی۔ یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لینگی۔ اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی۔ اور ان کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائیگا۔ جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا۔ اور وہ رات دن ابد الآباد عذاب میں رہیں گے۔" (مکاشفہ ۲۰/۷-۱۰)

(۴) "پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا" (مکاشفہ ۲۱/۱-۲)

ان چہار حوالہ جات میں علی الترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالی بعثت۔ شیطان کے ہزار برس تک کے لئے جکڑے جانے۔ ہزار برس کے بعد یاجوج و ماجوج کے ذریعہ فساد برپا کرانے۔ اور پھر مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے۔ اور دجال کے غلبہ اور مسیح موعودؑ کی بعثت کا زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک ہزار برس اور "تھوڑا عرصہ" قرار دیا ہے۔ اور یہ وہی وقت ہے جس کی طرف مشہور حدیث نبویؐ "الآیات بعد المائتین" میں اشارہ ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مسیح موعود کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔

ثبوت سوم۔ دانیال نبی اس موعود کے آنے کا زمانہ ان لفظوں میں ذکر کرتا ہے:۔

جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی۔ اور وہ مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے۔ قائم کی جائے گی۔ ایک ہزار دو سو نوّے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے۔ اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے۔

(دانیال ۱۲/۱۱-۱۲)

اس میں بھی مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے لئے چودھویں صدی ہجری ہی قرار دی گئی ہے۔ عیسائی لوگ بھی دانیال کے بیان کردہ سالوں سے ہجری تاریخ ہی مراد لیتے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ "مقررہ وقت" صہ۲۵ پر مذکور ہے۔

ثبوت چہارم۔ پولوس آخری زمانے کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اخیر زمانے میں برے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی خود غرض۔ زر دوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بدگمان۔ باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی سنگدل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تندمزاج نیکی کے دشمن۔ دغاباز۔ ڈھیٹھ۔ گھمنڈ کرنے والے خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے۔ مگر اس کے اثر کو قبول نہ کرینگے" (تمطاؤس ۳/۱-۵)

حضرت مسیحؑ نے بھی فرمایا ہے:۔

"جب ابن آدم آئے گا۔ تو کیا زمین پر ایمان پائیگا" (یعنے نہیں) (لوقا ۱۸/۸)

اب یہ دیکھنا باقی ہے۔ کہ کیا یہ علامات پوری ہو گئیں۔ اور آخری زمانہ آگیا؟ سو اس کے لئے ہم پادری ایف ایم نجم الدین صاحب لاہور کے ہی الفاظ پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ پادری صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"جس قدر بے دینی اس وقت دنیا میں پائی جاتی ہے۔ یقیناً تاریخ عالم میں اس کی نظیر نہیں ملے گی۔ دور کیوں جاتے ہو۔ اپنے ہندوستان ہی کو لو۔ تو دیکھو گے۔ کہ کلیسیا میں مادیت کا کس قدر زور ہے۔ اور بدعات جدیدکا ہر طرف شور و شر ہے۔ تعلیم یافتہ شرکائے کلیسیا دین سے منحرف نظر آتے ہیں۔ صدیوں کے مسلمات مذہبی سے بیزار اور نئی بدعتوں کے شیدا اور دلدادہ ہوئے جاتے ہیں۔ قوم قوم میں دشمنی پائی جاتی ہے۔ ایک فتنہ ابھی بیٹھتا نہیں۔ کہ دوسرا ابھر اٹھتا ہے۔ مری اور وباؤں سے۔ کال اور بھونچالوں سے کونسا ملک غیر متاثر ہے؟ گھر گھر میں۔ باپ بیٹوں میں۔ بھائی بہنوں میں۔ ماں بیٹیوں میں محبت مفقود ہے۔ اتوار کی حرمت جاتی رہی ہے۔ ہال سینما اور تھیٹر مسیحیوں سے ضرور پُر ہوتے ہیں۔ وہ مذہبی چوپان کہ جن کے شانوں پر کلیسیا کی روحانی ذمہ واریاں ہیں۔ کتاب مقدس کو محرف بتا کر اپنے گلے کی بھیڑوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ خداوند مسیح کی معجزانہ پیدائش کے۔ اسکے معجزوں اور کفارہ کے۔ اس کی قیامت اور صعود کے وہ منکر ہیں۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ یہ نام نہاد خادمان دین ہی کلیسیا میں موجودہ مردنی اور انحراف کے ذمہ وار ہیں۔ یہی نشان آمد ثانی کے ہیں" (دیباچہ رسالہ مقررہ وقت صہ۳)

پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ آخری زمانہ یہی ہے۔ اور اسی وقت میں مسیح موعودؑ کی آمد مقرر تھی۔ عیسائی صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس زمانہ میں موعود مسیح کو پیش کریں۔ ورنہ سن رکھیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح علیہ السلام فرما چکا ہے ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!!!

تمدنِ اسلام

اسلامی حکومت کا نقشہ

راعی اور رعایا کے آپس کے تعلقات چونکہ تمدنی معاملات کی ایک اہم شاخ ہے۔ اس لئے وہ مذہب جو اس کے متعلق راہنمائی نہیں کرتا۔ وہ اپنی غیر اکملیت کا لوگوں کے سامنے خود ثبوت مہیا کرتا ہے۔ اس کے متعلق کسی بیرونی شہادات کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی

حکومت نیابتی فرد کا نام ہے

اسلام نے حکومت کے متعلق یہ خاکہ پیش کیا ہے کہ حکومت کسی فرد یا خاندان کا حق نہیں۔ بلکہ یہ جمہور کا حق ہے۔ جس میں تمام لوگ برابر کے حصہ دار ہیں۔ مگر اس لئے کہ بوجہ بہت سے لوگوں کے اشتراک کے لوگ انفرادی طور پر اس امانت کی نگہداشت نہیں کر سکتے۔ نیز انتظامی ضرورت کے ماتحت شریعت اسلامیہ نے حکومت جمہور کا حق قرار دیتے ہوئے۔ یہ تجویز کیا ہے۔ کہ وہ اپنی یہ امانت۔ باہمی مشورہ اور اکثریت کے اتفاق کے بعد اس شخص کے سپرد کر دیں جو اس امانت کا اہل اور حکومت کے قابل سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ ان اللّٰہ نعما یعظکم بہ۔ ان اللّٰہ کان سمیعاً بصیرا یعنی باہم مشورہ سے اہلیت رکھنے والے کے سپرد امانات کیا کریں۔ جمہور کو خطاب کرنے سے صاف طور پر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں۔ جو ورثہ میں کسی کو مل سکے۔ بلکہ یہ جمہور کی امانت ہے۔ اور جمہور کا ہی حق ہے۔ کہ وہ جسے چاہیں سپرد کر دیں۔ اس آیت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت کی امانت کا محافظ منتخب کرنے کا حق جمہور کا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ محافظ درحقیقت اس امانت کی حفاظت کے لئے جمہور کی طرف سے بطور نائب اور قائم مقام ہوتا ہے۔ پس کہا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت اسلام کے نزدیک اس نیابتی فرد کا نام ہے جس کے سپرد لوگ باہمی مشورہ سے اپنی حکومت کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس نیابتی حکومت کے سوا اسلام کسی اور حکومت کا قائل نہیں۔

احادیث صحیحہ کی تائید

احادیث صحیحہ سے بھی اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں کسی علاقہ کا امیر مقرر کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا ابا ذر انک ضعیف وانھا امانة وانھا یوم القیامة خزیٌ وندامةٌ الا من اخذھا بحقھا وادی الذی علیہ فیھا۔ اے ابوذر تم بہت کمزور ہو۔ اور حکومت ایک امانت کا نام ہے۔ اور قیامت کے دن یہ ندامت اور رسوائی کا موجب ہوگی۔ سوائے ان کے جنہوں نے اس کو پورے استحقاق کے ساتھ ادا کیا۔ اور حکومت کو نباہا

انتخاب میں اہلیت کی شرط

اسلام نے صرف حاکم اعلےٰ کے انتخاب کے لئے ہی اہلیت کی شرط نہیں لگائی۔ بلکہ یہ بھی ضروری قرار دیا ہے۔ کہ ماتحت حکام کا تقرر بھی اسی اصل کے ماتحت ہو۔ اور یہ دیکھ لیا جائے کہ آیا وہ اس کام کے قابل بھی ہیں۔ یا نہیں۔ جو ان کے سپرد کیا جانے والا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو شخص خود کسی عہدے کا طالب ہو۔ اسلامی اصل کے ماتحت اسے وہ عہدہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ سوال کرنے میں خود غرضی پائی جاتی ہے۔ اور یہ رنگ بعض دفعہ نظام سیاست میں خلل انداز ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا واللّٰہ لا نولی ھذا العمل احداً سالہ ولا احداً حرص علیہ۔ خدا کی قسم ہم کبھی ایسے شخص کو عہدہ نہیں دے سکتے۔ جو خود مانگے یا اس عہدہ کے متعلق اپنی حرص کا اظہار کرے ؛

موجودہ زمانہ کے انتخابات

اگر ان اسلامی اصول کا مطالعہ کیا جائے۔ اور پھر موجودہ زمانہ کے انتخابات کو دیکھا جائے تو صاف طور پر معلوم ہوگا۔ کہ آجکل انتخابات میں کس قدر خود غرضی اور اپنی بڑائی مدنظر رہتی ہے۔ لوگ اپنے منتخب ہونے کے لئے بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں اور رائے دہندگان بھی الا ما شاء اللّٰہ اس رو میں بہہ جاتے ہیں۔ اور نااہل شخص کے حق میں ہی محض دوستی یا تعلقات کی وجہ سے رائے دے دیتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس طریق سے وہ حقیقی فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ جو ہونے چاہئیں۔

جمہور کے فیصلہ کا احترام

اس سلسلہ میں ایک اور اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر افراد رعیت مختلف مذہب اور جنسیت کے ہوں۔ تو انتخاب میں کیا عمل درآمد ہوگا۔ اس کے متعلق اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ بہر صورت انتخاب میں اہلیت اور رائے عامہ کو ہی تقویت حاصل ہوگی۔ مخلوط اکثریت جس کو متفقہ طور پر اہل قرار دے اسلامی [illegible] حکومت کا سپرد ہوگا۔ خواہ وہ کسی ادنیٰ قوم میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبدٌ حبشیٌ۔ خواہ تم پر ایک حبشی غلام مقرر کیا جائے۔ تب بھی اس کی اطاعت کرو۔ گویا اسلام اعلیٰ قومیت کی بنا پر حکومت کی ذمہ واری دے دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ بلکہ ذاتی جوہر اگر کسی ادنیٰ قوم کے آدمی میں بھی ہے۔ اور وہی رائے عامہ کے ماتحت منتخب ہوا ہے۔ تو اس کی اطاعت کرنی چاہیئے اور وہی حکومت کا صدر ہوگا ؛

حاکم کے لئے ہدایات

چونکہ اس پہلو کی وضاحت کے بغیر بھی تعلیم مکمل نہیں ہو سکتی اس لئے اسلام ان لوگوں کو جنہیں حاکم منتخب کیا جائے۔ یہ اصولی ہدایت دیتا ہے۔ کہ وہ عدل و انصاف کو کسی لحہ بھی نہ چھوڑیں۔ فرمایا۔ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل یعنے حکومت کی بنیاد عدل و انصاف پر ہونی چاہیئے۔ اور حکام کا فرض ہے۔ کہ وہ تمام رعایا کو بڑے اور چھوٹے ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو ایک نظر سے دیکھیں۔ اسی طرح فرمایا۔ یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین للّٰہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ اے لوگو انصاف کو ہمیشہ قائم رکھو کسی کی عداوت اور دشمنی تمہیں جادۂ انصاف سے نہ ہٹا دے۔ ہمیشہ عدل کرو۔ کیونکہ تقویٰ کا یہی تقاضا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے حکام کو جنبہ داری کے پہلو سے بالا رہنے کا ارشاد فرمایا ہے اور کہا ہے۔ کہ اگر کسی سے تمہیں عداوت ہو۔ تو عداوت انصاف میں حائل نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ تمہارا فرض ہے۔ کہ انصاف کو قائم کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدل و انصاف کا یہاں تک خیال رکھا کہ حضور علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے۔ تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

اسی طرح اسلام حکام کو ایک اور اصولی ہدایت یہ بھی دیتا ہے۔ والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوٰة وامرھم شوریٰ بینھم۔ یعنے مومنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی کامل فرمانبرداری کریں۔ اس کی عبادت پر قائم رہیں۔ اور حکومت کے امور باہم مشورہ کے ساتھ طے کریں۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے حکام کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے لوگوں سے مشورہ لینے کا حکم دیا ہے اور اگر غور کیا جائے۔ تو استحکام حکومت کے لئے اس اصل کی نگہداشت بھی نہایت ضروری ہوتی ہے ؛

اس قسم کی صفات اگر حکام میں پائی جائیں۔ تو ایسی حکومت نہایت ہی بابرکت ہو جا اور دنیا میں امن و آشتی صلح اور محبت کا دور دورہ ہو۔ اس موضوع کے دوسرے پہلوؤں پر آئندہ اشاعات میں روشنی ڈالی جائے گی ؛

انشاء اللّٰہ تعالےٰ

ڈوگرہ فوج کے مظالم کی عینی شہادتیں

مڈلٹن کمیٹی میں متعدد یورپین اصحاب کے بیانات

۷ دسمبر کو مڈلٹن تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے یورپین گواہوں نے شہادتیں دیں۔ اور تحریری بیانات پیش کئے گئے۔ جو گزشتہ ستمبر کے واقعات کے متعلق تھے۔ جب کہ شہر پر فوجی قبضہ تھا۔

مسز اردن کی شہادت

مسز اردن نے جو میجر ایچ آر اردن کی بیوی ہیں۔ بیان کیا۔ کہ انہوں نے ۲۷ ستمبر کو ایک پولیس والے کو ایک دکان میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس کے پیچھے فوجیوں کی ایک لاری بھی آ پہنچی۔ انہوں نے دکانوں میں گھس کر مالکوں کو اپنی رائفلوں کے کندوں سے مارنا شروع کیا۔ جرح کے جواب میں آپ نے کہا کہ میں اردو یا کشمیری نہیں جانتی۔ لیکن میں نے فوجیوں سے کہا۔ کہ مت مارو۔ اس پر وہ چلے گئے۔ ٭

پادری بسکو کا بیان

دوسرے گواہ پادری ای ایچ بسکو وائس پرنسپل مشن ہائی سکول سری نگر پیش ہوئے۔ آپ نے کہا۔ میں نے دیکھا۔ کہ شوپیاں سے مسلمان قیدیوں کو لاریوں میں لے جا رہے تھے۔ انہیں مجبور کیا جا رہا تھا۔ کہ "مہاراج کی جے" پکاریں ان کو زدوکوب کیا جا رہا تھا۔ نیز فوجی قبضہ کے دوران میں فوجیوں نے تمام آمدورفت بند کر دی تھی۔ ٭

کرنیل جانس کا تحریری بیان

اس کے بعد لفٹننٹ کرنل ایم۔ ای جانس کا ایک تحریری بیان پڑھا گیا۔ جس میں انہوں نے شکایت کی تھی۔ کہ چار سواروں نے غیر مسلح لوگوں کو نہایت بے رحمی کے ساتھ زدوکوب کیا تھا۔ نیز ان سواروں نے ان کی بیوی کے ساتھ تہدید اور توہین آمیز سلوک کیا۔ ۲۴ ستمبر ساڑھے چھ بجے شام کو میری بیوی اور میں نے لائڈز بنک کے بالمقابل فوجیوں کو راستہ روکے ہوئے دیکھا دو آدمی زمین پر گرے ہوئے تھے۔ اور سواران کو نہایت وحشیانہ طریق پر زدوکوب کر رہے تھے۔ میری بیوی بھاگ کر اس آدمی کے قریب پہونچی۔ جس کو اس طرح پیٹا جا رہا تھا۔ میں بھی اس کے پیچھے گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ دو ان سواروں سے جنہوں نے اس کو گھیر رکھا تھا۔ کہ رہی تھی۔ کہ اس آدمی کو زدوکوب نہ کریں۔ لیکن سوار کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور ہم کو دھمکیاں دے رہے تھے۔ کہ "تم جاؤ۔ تم ادھر سے نکل جاؤ"۔ ایک سوار اپنا ہاتھ اٹھائے اس طرح کھڑا تھا۔ گویا میری بیوی کو مارنا چاہتا ہے۔ اور اگر میں درمیان میں نہ آ جاتا۔ تو وہ یقیناً ایسا ہی کرتا۔

وزیر اعظم کی بے اعتنائی

فوجی سوار بالکل قابو سے باہر تھے۔ اور ان کا افسر انہیں منع نہیں کرتا تھا۔ بلکہ بید ہلاتے ہوئے ہمیں کہ رہا تھا۔ "جاؤ"۔ اس نازک موقع پر میری بیوی نے وزیر اعظم کو موٹر کار میں جاتے دیکھا۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ میں اس کو روک کر ماجرے سے آگاہ کروں۔ میں وزیر اعظم کے پاس گیا۔ اور شکایت کی کہ سواروں نے میری بیوی کی ہتک کی ہے جو نہتے لوگوں کو شرمناک اور غیر انسانی طریق پر زدوکوب کر رہے تھے۔ وزیر اعظم نے موٹر کار سے باہر نکلنے کے بغیر جواب دیا۔ کہ میرا فوج پر اقتدار نہیں۔ اس لئے برگیڈیر سدرلینڈ کو واقعہ کی اطلاع دو۔ جب میں وزیر اعظم سے باتیں کر رہا تھا۔ تو ایک پولیس سپرنٹنڈنٹ بھی وہاں کھڑا تھا۔ وزیر اعظم نے اس کو حکم دیا۔ کہ ان دو اشخاص کو جنہیں زدوکوب کیا جا رہا تھا۔ برگیڈیر سدرلینڈ کے پاس لے جاکر معاملہ کی رپورٹ دے۔ جونہی سواروں نے وزیر اعظم کو دیکھا۔ تو ان آدمیوں کو مارنا بند کیا۔ اور اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر جانے کے لئے تیار ہوئے۔ ٭

برگیڈیر سدرلینڈ سے ملاقات

میری بیوی اور ایک اور خاتون مس لاج جو موقع پر پہنچ گئی تھیں۔ اور میں پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ اس کی موٹر میں برگیڈیر سدرلینڈ کے مکان کو گئے۔ مجروحین کو تانگہ میں لایا جا رہا تھا۔ [illegible] اور تین سواروں کو جن کی بابت پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا تھا۔ کہ وہ قیدیوں کو مار رہے تھے۔ طلب کیا۔ ان سواروں سے گفتگو کے بعد برگیڈیر سدرلینڈ نے اس کو زیر حراست لینے کا حکم دیا۔ جس کو میں نے پہچانا۔ کہ وہ میری بیوی کی توہین کر رہا تھا۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ پیلس گارڈ کے سپاہی تھے۔ ہمیں یقین دلایا گیا۔ کہ ان کے ساتھ سخت کارروائی کی جائے گی۔ ٭

مکان سے نکال کر زدوکوب کیا گیا

برگیڈیر کی تحقیقات کے دوران میں سپرنٹنڈنٹ نے بیان کیا۔ کہ فوجی سپاہی راہ گیروں کو "مہاراجا کی جے" پکارنے پر مجبور کرتے تھے۔ اور بتایا۔ کہ دونوں آدمی جنہیں مارا جا رہا تھا اور جن میں سے ایک تیس گز کے فاصلہ پر مکان کے بالائی حصہ میں تھا۔ اس لئے وحشیانہ سلوک کے مستحق ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے بہت جلدی "مہاراجا کی جے" نہیں پکاری تھی۔ اس نے کہا کہ جدید آرڈی ننس کے ماتحت وہ سواران دو قیدیوں کو زدوکوب کرنے میں حق بجانب تھے۔ ٭

مہاراجا کی جے کا حکم

میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا یورپین اور برطانی ہند کی رعایا کو بھی "مہاراجا کی جے" کہنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ یورپینوں کو نہیں لیکن برطانی ہند کے لوگوں کو اس حکم سے مستثنیٰ نہیں رکھا گیا۔ برگیڈیر سدرلینڈ نے کہا۔ لیکن کیا سپاہی بازاروں میں فی الواقع باشندوں کو "مہاراجا کی جے" پکارنے پر مجبور کرتے پھرتے ہیں۔ ان کو ایسا حکم کس نے دیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جواب دیا۔ معلوم نہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ انہیں ایسا حکم ملا ہوا ہے۔ گزشتہ شب اور آج دن بھر فوجی شہر میں گشت کر کے باشندوں کو حکم دیتے رہے ہیں۔ کہ "مہاراجا کی جے" پکاریں۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ اس کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ ٭

انتہائی انسانیت سوز سلوک

اس کے بعد لفٹننٹ کرنل ایم۔ ای جانس نے کہا۔ کہ مجھے دو شکایتیں ہیں اول یہ کہ بے خبر اشخاص کے ساتھ انتہائی انسانیت سوز سلوک کیا گیا جو گرفتاری پر کوئی مقابلہ نہ کرتے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی کو دو سواروں نے زمین پر گرایا ہوا تھا۔ اور ایک سوار اس کے پیٹ پر ٹھڈے لگا رہا تھا۔ اور ایک اور سوار اس کے سر کو دونوں ہاتھوں سے اس طرح مروڑ رہا تھا۔ گویا گردن توڑنا چاہتا تھا۔ ٭

بیگم صاحبہ کی توہین

دوسری شکایت یہ ہے۔ کہ ان تمام فوجیوں نے میری بیوی کی توہین کی۔ اور دھمکی دی۔ جو محض ان کی وحشیانہ اور غیر انسانی [illegible] کی طرف سے ان حالات میں کیا جاتا۔ نیز مجھے اس بات کا ذکر کرنا ہے کہ جب ہم برگیڈیر سدرلینڈ کے پاس بیٹھے تھے۔ تو دیگر متعدد یورپین مرد اور خواتین ہماری طرح کی شکایات گوش گزار کرنے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ ٭

مسز ہیمرسین کا حلفیہ بیان

مسز ہیمرسین لوکاٹیس نے ایک حلفیہ بیان کے دوران میں بیان

نظارتوں کے اعلانات

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان

(۱)

جلسہ بھنگواں میں غیر احمدی مولویوں کا مناظرہ سے فرار

احباب جماعت یہ سُن کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ بجا لائینگے کہ بھٹیاں ضلع گورداسپور کے مناظرہ کے بعد جس کو مولوی ثناءاللہ صاحب نے درہ دانیاں پر ایک یورش قرار دیا تھا۔ غیر احمدی مولویوں کی کمریں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور احمدیت کے مقابل میں ان کے پاؤں اب بالکل اُکھڑ گئے ہیں۔ ۵-۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو علاقہ طالب پور بھنگواں کے غیر احمدیوں نے جلسہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے ہمیں بھی چیلنج مناظرہ دیا تھا۔ جس کو قبول کر لیا گیا۔ اور احمدی جماعت کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب نائب مہتمم تبلیغ گورداسپور اور ۳ مبلّغ پہنچ گئے۔ مگر مولویوں نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ جس سے اس علاقہ کے غیر احمدی احباب سخت نادم اور شرمسار ہیں۔ اور بعض نے تو منتظمین سے اپنے چندے کی واپسی کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ اب کوئی دن کی بات ہے کہ یہ مولوی انشاءاللہ ہمیشہ کے لئے اپنا بوریا بستر باندھتے نظر آئیں گے۔ انہیں دنیا میں انشاءاللہ سوائے درک الاسفل کے کہیں بھی ٹھکانہ نہیں ملیگا۔

یا ناطح الجبل العالی لیوھنہ ۔ اشفق علی الراس لا تشفق علی الجبل

آخر میں جماعت طالب پور بھنگواں اور اٹھوال نیز جناب مرزا عبدالحق صاحب وکیل۔ حکیم محمد عمر خان صاحب۔ ملک احمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب اور ڈاکٹر فضل دین صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ علاقہ بیٹ کا مختصر سا وفد بھی اس جلسہ میں شریک ہوا۔

(۲)

روئداد جلسہ بھٹیاں میں تصحیح

اخبار الفضل نمبر ۶۹ مورخہ ۸ / ۱۲ / ۳۱ صفحہ نمبر ۹ پر بھٹیاں کے جلسہ کی جو روئداد چھپی ہے۔ اس میں صفحہ مذکور کی دوسری سطر میں مولوی ثناءاللہ صاحب کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ کیونکہ مولوی ثناءاللہ صاحب نے یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نہ ہوں۔ تو ان کا نائب ہی مجھ سے مباحثہ کرے۔ جب وہ چیلنج منظور کیا گیا۔ تو مولوی صاحب موصوف موٹر پر سوار ہو کر واپس اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

دفتر مقبرہ بہشتی کے اعلان

(۱)

کارِ ثواب میں حصّہ لینے کا بہترین موقع!

مومن کے فرائض میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اپنے دوسرے بھائیوں کو نیکی کی تحریک کرتا رہے۔ اور اس کو اپنے فرائض سے غافل نہ ہونے دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق وصیت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اور اس لئے وصیت کے متعلق دوستوں میں تحریک کرنا اور اللہ تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرانا مومن کیلئے باعث فخر اور حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔

سالہائے گزشتہ میں بعض مخلصین وفود کی صورت میں جلسہ سالانہ کے موقع پر وقت نکال کر دوستوں میں تحریک کر کے اس کارِ خیر میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور ان کی تحریک بہت کامیاب ہوتی رہی ہے۔ لہٰذا امسال بھی جو دوست اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر وقت دے سکیں۔ وہ اپنے نام دفتر ہذا میں بھجوا کر مشکور فرمائیں۔

وفد دو دو احباب پر مشتمل ہوگا۔ اور خاص خاص علاقوں یا حلقوں کے لئے خاص خاص وفد مقرر کئے جائینگے۔ بہتر ہو۔ کہ نام بھجواتے وقت دوست اس امر سے بھی آگاہ فرمائیں۔ کہ ان کو کس ضلع کے لئے اور کس دوست کے ہمراہ تعینات کیا جائے۔ تاکہ کام میں سہولت ہو۔

(۲)

موصی صاحبان کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

موصی صاحبان پہلے روپیہ اپنے سکرٹریان مال کو دیتے ہیں۔ اور سکرٹری صاحبان محاسب صاحب صدر انجمن کی خدمت میں بھیجتے ہیں۔ جو اس کی اطلاع دفتر ہذا کو دیتے ہیں جس پر موصیوں کے کھاتوں میں اندراج ہوتا ہے۔

اس دو تین جگہوں پر ہیر پھیر کی وجہ سے بعض اوقات غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ بعض اوقات موصی صاحبان خود تفصیل درج نہیں کراتے۔ بعض دفعہ سکرٹریان مال کی غلطی سے دفتر محاسب میں پوری رپورٹ نہیں پہنچتی۔ اور بعض دفعہ دفتر محاسب سے رپورٹ بھجوانے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ موصی صاحبان گاہے بگاہے اپنے حسابات کی پڑتال اور دفتر ہذا کے کاغذات سے مقابلہ فرماتے رہا کریں۔ جلسہ سالانہ پر دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جلسہ کے اوقات کے علاوہ دفتر میں تشریف لا کر اپنے حسابات کا ملاحظہ فرمائیں۔

(۳)

وصیّت کی تکمیل کے متعلق ضروری امور

بعض دوست وصیت کے فارم کی خانہ پُری کر دینے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن تکمیل کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ اسی وجہ سے دو دو تین تین سال تک ان کی وصایا عدم تکمیل کی وجہ سے منظور نہیں ہوتیں۔ اور نہ ہی سرٹیفکیٹ منظوری جاری ہو سکتا ہے۔ بایں ہمہ وہ دوست متشاکی ہوتے ہیں۔ کہ ایک لمبے عرصہ تک وصیت منظور نہیں ہوئی۔ لہٰذا دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وصیت کی تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل امور جن کا تعلق خود موصی سے ہوتا ہے ازحد ضروری ہیں۔

(۱) وصیت فارم مطابق مسودہ منظور کردہ مشیر قانونی پُر کر کے دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ دفتر ہذا میں بھجوانا۔

(۲) چندہ شرط اول کم از کم عہ روپیہ اور زیادہ حسب توفیق جس قدر ہو سکے ادا کرنا۔

(۳) حسب فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دو اخباروں میں وصیت کا اعلان کرنے کے لئے عہ بطور خرچ اشتہار ادا کرنا۔

دفتر ہذا مندرجہ بالا ہر سہ امور کی تکمیل کے بعد کارروائی باضابطہ عمل میں لا کر مثل وصیت۔ بمراد منظوری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان میں پیش کر کے بعد منظوری سرٹیفکیٹ جاری کریگا۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان)

نظارت اعلےٰ کا اعلان

جماعت چک ایمرچ (کشمیر) کے عہدیدار

جماعت ہذا کے لئے حسب ذیل عہدیداروں کی منظوری دی جاتی ہے (ناظر اعلیٰ)

(۱) پریذیڈنٹ و سکرٹری تعلیم و تربیت } راجہ غلام محمد خان صاحب۔
(۲) جنرل سکرٹری و وائس پریذیڈنٹ } میر غلام رسول صاحب
(۳) سکرٹری مال و محاسب } محمد ابراہیم خان صاحب۔
(۴) اسسٹنٹ سکرٹری مال } عبدالعزیز خان صاحب دُرانی۔
(۵) امین۔ } میاں احمد اللہ صاحب لون۔
(۶) محصّل } میاں ہدایت اللہ خان صاحب نزک و عبداللہ خان صاحب پٹھان۔
(۷) سکرٹری تبلیغ } منشی محمد رحمت اللہ خان صاحب

خریداران الفضل توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ سالانہ ۱۵ دسمبر سے ۱۵ جنوری تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اس لئے مہربانی فرماکر جلسہ سالانہ پر یہ احباب اپنا اپنا چندہ لیتے آئیں۔ یا کسی معتبر آدمی کے ہاتھ بھیج دیں۔ جن اصحاب کا چندہ نہ پہنچے گا ان کے نام جلسہ کے بعد وی پی کر دئے جائیں گے۔ اور انکاری آنے پر پرچہ تا وصولی قیمت امانت رہے گا۔ وی پی کے ذریعہ ۵ر زائد خرچ ہوں گے بہتر یہی ہے کہ رقم دستی پہنچا دیں یا منی آرڈر کر دیں۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام	نمبر خریداری	نام
۴	منشی فرزند علی صاحب	۶۴۹	مولوی محمد الدین صاحب
۲۳	ڈاکٹر فتح الدین صاحب	۶۶۹	راجہ علی محمد صاحب
۳۲	ملک خدا بخش صاحب	۷۳۸	شیخ فضل الٰہی صاحب
۸۹	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب	۸۱۷	سید فخر الاسلام صاحب
۱۳۴	خان بہادر شیخ محمد حسین خانصاحب	۸۳۸	چوہدری محمد اللہ داد خانصاحب
۱۷۲	بابو عبد الرحمٰن صاحب	۸۵۴	مرزا غلام قادر خانصاحب
۱۷۴	بابو محمد حسین صاحب	۸۸۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۱۷۶	مولوی عبد العزیز صاحب	۸۸۴	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۱۷۷	ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	۹۷۹	میاں خوشی محمد صاحب
۱۸۱	منشی غلام حیدر صاحب	۱۰۵۳	منشی محمد نذیر خانصاحب
۱۸۸	بابو محمد اسماعیل صاحب	۱۱۴۱	میاں محمد صاحب
۲۱۳	محمد عثمان صاحب	۱۱۵۳	بابو عبد الغفور صاحب
۲۵۵	منشی عنایت علی خانصاحب	۱۱۶۵	حاجی عبد القدوس صاحب
۲۷۵	میاں غلام احمد صاحب	۱۱۷۶	منشی معراج دین صاحب
۲۸۴	مولوی غلام علی صاحب	۱۱۷۹	ملک برکت علی صاحب
۲۹۴	ای کویا کٹی	۱۲۲۱	منشی شاہ نواز صاحب
۳۲۷	عبد الغفار صاحب	۱۲۸۵	چوہدری غلام جیلانی صاحب
۳۶۰	میاں غلام [illegible] صاحب	۱۲۹۸	شیخ عبد العزیز صاحب
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب	۱۳۲۳	مبارک احمد صاحب
۴۷۳	حکیم احمد دین صاحب	۱۴۱۲	منشی طفیل احمد صاحب
۴۱۵	سید مولوی محمد مرتضیٰ صاحب	....	
۴۷۰	چوہدری مولا بخش صاحب	۱۴۲۷	منشی گلزار محمد صاحب
۵۰۴	میاں محمد سلیمان صاحب	۱۴۷۱	شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۵۰۹	شیخ محمد حسین صاحب	۱۴۸۶	ایم غازی الدین محمد یوسف صاحب
۶۱۶	چوہدری غلام سرور صاحب	۱۵۰۱	میاں غلام عباس صاحب
۶۲۰	خان غلام محی الدین صاحب	۱۵۴۰	حیات محمد صاحب
۱۶۲۷	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب	۳۱۷۳	عبد العزیز صاحب
۱۶۲۸	محمد اسماعیل صاحب	۳۲۴۷	روشن دین صاحب
۱۶۳۰	میاں محمد علی صاحب	۳۲۶۳	منشی برکت علی صاحب
۱۶۷۱	میاں عبد الغفار صاحب	۳۳۹۹	صوفی فضل الٰہی صاحب
۱۶۹۹	مولوی محمد عبد العزیز صاحب	۳۴۷۹	قریشی عبد المجید صاحب
۱۷۲۲	چوہدری عبد المالک صاحب	۳۵۰۹	چوہدری فضل احمد صاحب
۱۷۳۱	سید عباس علی شاہ صاحب	۳۵۲۹	شمس الدین فیروز الدین صاحب
۱۷۸۸	سید طفیل محمد شاہ صاحب	۳۵۹۴	ایس مظفر الدین صاحب
۱۸۳۶	عبد الستار صاحب	۳۶۳۸	منشی احمد الدین صاحب
۱۹۱۱	میاں جان محمد صاحب	۳۶۷۲	سید محمد یوسف شاہ صاحب
۱۹۶۸	میاں اللہ دتہ صاحب	۳۷۰۶	چوہدری مولا بخش صاحب
۱۹۹۵	سردار خان صاحب	۳۷۳۴	حافظ فیض بخش صاحب
۲۰۰۲	میاں نصیر الدین صاحب	۳۷۷۹	محمد امین صاحب
۲۰۴۴	منشی فیض محمد صاحب	۳۸۰۶	بابو محمد خواص خانصاحب
۲۱۷۲	عنایت اللہ خان صاحب	۳۹۷۱	محمد میاں صاحب
۲۱۷۴	میر کلیم اللہ صاحب	۳۹۹۳	احمد صاحب
۲۲۰۴	دوست محمد امیر الدین صاحب	۴۰۰۴	حافظ سخاوت حسین صاحب
۲۲۰۵	چوہدری محمد حیات خانصاحب	۴۰۰۸	ماسٹر فتح محمد صاحب
۲۲۰۶	امیر حسین شاہ صاحب	۴۰۱۱	شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۲۲۳۲	سیکرٹری صاحب	۴۰۱۲	فضل الٰہی صاحب
۲۲۷۵	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	۴۰۱۶	شیخ فضل الرحمٰن صاحب
۲۳۱۸	چوہدری نور الدین صاحب	۴۱۲۰	غلام حسین صاحب
۲۳۲۹	فقیر اللہ صاحب	۴۱۲۳	چوہدری نظام الدین صاحب
۲۳۴۳	محمد ابراہیم صاحب	۴۱۷۴	محمد اقبال حسین صاحب
۲۳۷۴	محمد عبد الرشید خانصاحب	۴۲۳۱	عزیز سو مبر خانصاحب
۲۴۳۹	خانزادہ ممتاز علی خان صاحب	۴۲۴۹	مولوی عطاء اللہ صاحب
۲۴۶۸	عنایت حسین خانصاحب		
۲۶۴۳	وزیر علی صاحب	۴۳۴۷	غلام احمد صاحب
۲۷۱۸	خانزادہ محمد دلاور خان	۴۴۴۱	حق نواز خانصاحب
۲۷۲۰	میر امام بخش صاحب	۴۴۵۳	نذیر احمد صاحب
۲۷۳۰	بابو محمد سعید صاحب	۴۴۷۹	پیر محمد اکبر صاحب
۲۷۳۷	حاجی میراں بخش صاحب	۴۵۲۵	ایم ایس عبد اللہ صاحب
۲۷۴۰	چوہدری عطاء محمد صاحب	۴۵۸۱	محمد عقیل صاحب
۲۷۸۱	مہدی حسین صاحب	۴۶۲۶	خیر الدین سراج صاحب
۲۸۱۲	غلام قادر صاحب	۴۶۳۶	غلام محمد صاحب
۲۸۱۷	منشی محمد حسین صاحب	۴۶۶۹	سید غلام رسول صاحب
۲۹۴۱	ڈاکٹر پیر بخش صاحب	۴۷۰۶	بابو محمد حسین صاحب
۲۹۹۸	ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول	۴۷۳۹	مرزا جہانگیر بیگ صاحب
۳۱۲۰	بقاء اللہ صاحب	۴۷۷۱	احمد خان صاحب
۳۱۵۸	شیخ عبد المالک صاحب	۴۸۱۶	علی حسن صاحب کلرک
۴۸۲۹	محمد حسین صاحب زرگر	۶۷۷۴	سراج الدین صاحب
۴۸۸۵	ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	۶۷۸۶	عبد الرحیم صاحب
۵۱۹۱	شبیر محمد صاحب	۶۸۰۲	محمد حسین صاحب
۵۱۹۶	سید ارادت حسین صاحب	۶۸۲۶	ڈاکٹر احمد الدین صاحب
۵۲۱۴	اعزاز اللہ صاحب		
۵۲۳۲	محبوب عالم صاحب	۶۸۴۰	مخدوم نذیر احمد صاحب
۵۲۲۶	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب	۶۸۹۳	چوہدری اللہ داد صاحب
۵۲۸۱	مولوی محمد کریم صاحب	۶۹۰۳	عبد الحلیم صاحب
۵۳۳۷	محمد اسماعیل صاحب	۶۹۲۲	حکیم تاج محمد صاحب
۵۴۸۰	محمد عبد اللہ صاحب	۶۹۶۱	بشارت احمد صاحب
۵۵۴۳	محمد شریف صاحب	۶۹۷۴	چوہدری عنایت اللہ صاحب
۵۵۴۶	عبد الرحمٰن صاحب	۷۰۰۹	سید کشفی شاہ صاحب
۵۵۵۷	برکت علی صاحب	۷۰۳۸	پیر بشیر احمد صاحب
۵۵۷۱	چوہدری بشیر احمد صاحب	۷۰۸۲	ولی اللہ صاحب
۵۵۸۱	چوہدری عبد اللہ خانصاحب	۷۱۲۴	امام الدین صاحب
۵۵۹۱	محمد سعید صاحب	۷۱۳۷	فضل کبابی کریم علی صاحب
۵۵۹۶	رحمت اللہ صاحب	۷۱۶۰	مصاحب خان صاحب
۵۶۹۴	مولوی نور محمد صاحب	۷۲۴۵	محمد رحیم الدین صاحب
۵۸۳۵	شیخ غلام حیدر صاحب	۷۲۲۵	بنت ڈاکٹر احمد خانصاحب
۵۸۴۹	علی بخش صاحب	۷۳۰۱	خدا بخش صاحب
۵۹۸۰	ماسٹر محمد مولاداد خانصاحب	۷۳۵۵	ملک شیر بہادر خانصاحب
۶۰۱۸	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب	۷۳۶۴	منشی رحمت اللہ صاحب
۶۰۲۶	رسالدار حاکم علی صاحب	۷۳۶۶	قاضی فضل الٰہی صاحب
۶۰۳۴	شیخ عبد اللہ غلام محمد صاحب	۷۳۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۶۱۰۳	شیخ غلام حیدر صاحب	۷۳۸۹	عبد الرشید خان صاحب
۶۱۰۶	بابو مولا بخش صاحب	۷۴۱۱	شیخ علی گوہر صاحب
۶۱۲۰	گلزار احمد صاحب	۷۴۲۶	اللہ بخش صاحب
۶۱۲۳	ہیڈ معلمہ صاحبہ	۷۴۳۰	منشی سید احمد حسین صاحب
۶۱۴۰	بابو جلال الدین صاحب	۷۵۰۹	مولوی جان محمد صاحب
۶۱۹۰	فضل کریم صاحب	۷۵۱۹	مرزا عبد القیوم صاحب
۶۲۳۰	سید غلام حسین صاحب	۷۵۲۱	فقیر محمد صاحب
۶۳۳۴	سردار بہادر خانصاحب	۷۵۳۳	چوہدری محمد حسین صاحب
۶۳۴۰	محمد یسین خان صاحب	۷۵۴۲	منشی عبد المجید صاحب
۶۳۶۷	اللہ دین صاحب	۷۵۴۶	منشی محمد یعقوب صاحب
۶۳۸۲	مرزا غلام حیدر صاحب	۷۵۵۵	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۶۳۸۷	محمد اسماعیل صاحب	۷۵۶۹	سیکرٹری صاحب دہندا
۶۵۹۴	سید سردار شاہ صاحب	۷۵۹۲	خواجہ محمد شریف صاحب
۶۶۵۸	کریم بخش صاحب	۷۶۸۷	چوہدری فیروز الدین صاحب
۶۷۴۵	غلام سرور خانصاحب	۷۷۰۵	جمعدار ظفر حسن صاحب
۶۷۷۳	عبد العزیز خانصاحب	۷۷۲۱	چوہدری عبد الرحیم صاحب

نمبر	نام	نمبر	نام
۷۷۲۴	محمد عمر صاحب	۸۲۳۴	محمد عبداللہ صاحب
۷۷۲۵	ایم نادر خانصاحب	۸۲۳۸	میاں عبدالحق صاحب
۷۷۲۶	فیض احمد صاحب	۸۲۴۲	ملک تجمل احمد صاحب
۷۷۲۹	عبدالرحمن صاحب	۸۲۴۶	حاجی عبداللہ صاحب
۷۷۸۸	حکیم فضل الدین صاحب	۸۲۹۹	چوہدری فضل داد خانصاحب
۷۸۳۴	مولوی قدرت اللہ صاحب	۸۳۰۸	چوہدری غلام رسول صاحب
۷۸۴۶	سید تبارک حسین خانصاحب	۸۳۱۰	امام الدین صاحب
۷۸۵۲	چوہدری خوشی محمد صاحب	۸۳۱۶	عصمت اللہ صاحب
۷۸۹۸	محمد منصف خانصاحب	۸۳۱۷	محمد عبدالرزاق صاحب
۷۹۲۸	سید سعید احمد صاحب	۸۳۲۴	فضل الرحمن صاحب
۷۹۴۰	بنگال شو فیکٹری	۸۳۸۷	ایم عطاء بیگم صاحبہ
۷۹۵۲	احمد حسین سعید صاحب	۸۴۱۳	محمد شہزادہ صاحب
۷۹۵۶	دوست محمد صاحب	۸۴۱۷	منشی غلام نبی صاحب
۷۹۵۸	مولوی عبدالعزیز صاحب	۸۴۲۴	شیخ محمد ابراہیم صاحب
۷۹۶۲	ڈاکٹر محمد انور صاحب	۸۴۳۱	محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۷۹۶۵	عبدالکریم صاحب	۸۴۴۸	عبدالحمید خانصاحب
۷۹۶۹	چوہدری نعب الدین صاحب	۸۴۴۹	ایم احمد گل صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبداللہ صاحب	۸۴۷۵	حکیم فضل الرحمن صاحب
۷۹۷۷	حکیم حاجی رحمت اللہ صاحب	۸۴۹۰	کرم الدین صاحب
۷۹۸۰	شیخ محمد عبداللہ صاحب	۸۴۹۶	مستری رحیم اللہ صاحب
۷۹۸۸	مولوی غلام نبی صاحب	۸۵۰۶	چوہدری علی محمد صاحب
۷۹۹۷	ملا بخش صاحب	۸۵۰۹	قاضی نور احمد صاحب
۸۰۰۰	ارشاد علی صاحب	۸۵۱۱	ڈاکٹر لال دین صاحب
۸۰۰۵	عطاء الہی صاحب	۸۵۲۰	ڈاکٹر عبدالصمد صاحب
۸۰۰۶	حاجی علی محمد صاحب	۸۵۲۴	منشی حسین بخش صاحب
۸۰۱۶	مستری شہاب الدین صاحب	۸۵۲۵	میاں عبدالعزیز صاحب
۸۰۲۲	دارالمطالعہ	۸۵۳۰	محمد جعفر صاحب
۸۰۲۵	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۸۵۳۳	حکیم فضل حسین صاحب
۸۰۴۳	محمد ابراہیم صاحب	۸۵۳۸	چوہدری دین محمد صاحب
۸۰۷۱	شیخ محمد صاحب	۸۵۴۰	میر عزیز الدین احمد صاحب
۸۱۱۲	ایم کریم اللہ صاحب	۸۵۴۱	نواب دین صاحب
۸۱۱۵	سید سردار علی شاہ صاحب	۸۵۴۲	شیخ اصغر علی صاحب
۸۱۷۸	چوہدری عزیز اللہ خانصاحب	۸۵۴۴	مولوی فضل کریم صاحب
۸۱۳۹	محمد شفیع صاحب	۸۵۴۸	محمد حسین صاحب
۸۱۴۳	عبدالمالک صاحب	۸۵۵۲	حوالدار میجر علی محمد صاحب
۸۱۵۶	شیخ غلام رسول صاحب	۸۵۵۴	شیخ عبدالعزیز صاحب
۸۱۷۵	ڈاکٹر کرم الدین صاحب	۸۵۵۶	محمد حسین صاحب
۸۲۰۲	چوہدری عبدالستار صاحب	۸۵۵۸	ایس عبدالرشید صاحب
۸۲۰۳	محمد اسمٰعیل صاحب	۸۵۶۰	قاضی ضیاء اللہ صاحب

نمبر	نام	نمبر	نام
۸۵۶۱	نواب احمد خانصاحب	۸۸۱۷	چوہدری نادر علی صاحب
۸۵۶۳	شیخ عبدالحمید صاحب	۸۸۱۸	عبدالغنی صاحب
۸۵۶۵	محمد ابراہیم صاحب	۸۸۳۵	حاجی محمد ابراہیم صاحب
۸۵۶۷	سردار امیر محمد خانصاحب	۸۸۳۷	چوہدری عبدالرشید صاحب
۸۵۷۰	محمد علی صاحب	۸۸۳۸	شیخ مشتاق حسین صاحب
۸۵۷۱	ملک محمد حیات صاحب	۸۸۴۲	عنایت حسین صاحب
۸۵۷۲	شیخ فضل عالم صاحب	۸۸۴۳	غلام رسول صاحب
۸۵۷۳	محمد اشرف صاحب	۸۸۴۴	چوہدری ولی محمد صاحب
۸۵۷۴	چوہدری شیر محمد صاحب	۸۸۴۶	سید قیام الدین صاحب
۸۵۸۲	غلام سرور خاں صاحب	۸۸۴۷	ڈاکٹر ایم شیخ احمد صاحب
۸۵۸۶	مولوی حسام الدین صاحب حیدر	۸۸۴۸	محمد انشاء اللہ صاحب
۸۶۰۴	منشی نواب خانصاحب	۸۸۴۹	چوہدری سراج دین صاحب
۸۶۲۸	مولوی محمد یعقوب صاحب	۸۸۵۱	رحمت اللہ صاحب
۸۶۴۱	احمد الدین صاحب	۸۸۵۲	گل شیر خانصاحب
۸۶۴۲	شیخ محمد حسین صاحب	۸۸۵۳	محمد سعید صاحب
۸۶۴۳	اخوند محمد اکبر صاحب	۸۸۶۰	نواب دین صاحب
۸۶۴۵	مولوی عبدالحی صاحب	۸۸۸۴	فقیر محمد صاحب
۸۶۴۶	بابو ممتاز علی خاں صاحب	۸۸۹۹	چوہدری اللہ داد خاں صاحب
۸۶۶۳	بابو غلام حسین صاحب	۸۹۲۴	محمد حسن خانصاحب
۸۶۶۸	میر امان اللہ صاحب	۸۹۲۸	ایچ ایم سلیم صاحب
۸۶۷۱	چوہدری فضل داد خانصاحب	۸۹۸۲	سید عبدالغنی صاحب
۸۶۷۳	سید محمود شاہ صاحب	۸۹۸۳	ایس محمد امین صاحب
۸۶۸۳	بشیر احمد شاہ صاحب	۸۹۸۴	مستری علم الدین صاحب
۸۶۹۰	غلام حسین صاحب	۸۹۸۸	والدہ عبدالحلیم خانصاحب
۸۶۹۸	میاں الہی بخش صاحب	۸۹۸۹	خواجہ عبدالکبیر صاحب
۸۷۰۹	عبدالمجید خانصاحب		عبدالخالق
۸۷۲۱	چوہدری بیرم خاں صاحب	۸۹۹۰	غلام محی الدین صاحب
۸۷۴۰	امام الدین صاحب	۸۹۹۶	سید محبوب عالم صاحب
۸۷۶۹	مولوی غلام رسول صاحب	۹۰۰۱	قریشی فتح جو صاحب
۸۷۹۶	سید ضمیر حسین صاحب	۹۰۰۲	قادر خانصاحب
۸۸۰۱	عبدالسمیع صاحب	۹۰۰۵	ملک محی الدین احمد صاحب
۸۸۰۳	محمد یعقوب خاں صاحب	۹۰۰۷	چوہدری خدا بخش صاحب
۸۸۰۴	شیخ محمد علی صاحب	۹۰۰۸	اللہ رکھا صاحب
۸۸۰۶	سید مشتاق احمد صاحب	۹۰۰۹	محمد ابراہیم صاحب
۸۸۰۸	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	۹۰۱۱	خواجہ اللہ جو صاحب
۸۸۱۰	اے کے احمد صاحب	۹۰۱۲	محمد مسعود صاحب
۸۸۱۰	احمد علی صاحب	۹۰۱۳	غلام محمد صاحب
۸۸۱۴	خواجہ بخش صاحب	۹۰۱۴	منشی مہر الدین صاحب
۸۸۱۶	چوہدری نور محمد صاحب	۹۰۱۶	حکیم شیخ محمد صاحب

نمبر	نام	نمبر	نام
۹۰۱۸	خانصاحب افتخار احمد خان	۹۰۳۱	شیخ عبدالصمد صاحب
۹۰۲۰	محمد دین صاحب	۹۰۳۲	خواجہ علی شاہ صاحب
۹۰۲۱	عبدالعزیز خانصاحب	۹۰۳۳	میر عبداللہ صاحب
۹۰۲۲	سید علی صاحب	۹۰۳۸	غلام محمد صاحب
۹۰۲۳	حاجی ملک عبداللہ صاحب	۹۰۳۹	غلام رسول لال الدین
۹۰۲۴	منشی نور الدین صاحب	۹۰۷۵	میاں بشیر احمد صاحب
۹۰۲۹	خواجہ نور شاہ صاحب	۹۰۸۳	مولانا ابو الفضل محمد صاحب
۹۰۳۰	نور اصوفی غلام احمد صاحب		

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ افواہ ہے۔ کہ اصلاحات کی کمیٹیوں کا کام جو ہندوستان میں شروع ہوگا اگست ۱۹۳۲ء تک ختم کیا جائے گا۔ تاکہ جدید دستور اساسی کے متعلق تمام سکیم ایک مسودہ قانون کی شکل میں تیار ہو کر ماہ نومبر میں پارلیمنٹ میں پیش کی جائے۔

—— لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ پنج شنبہ کو دارالامراء میں ہندوستان کے متعلق حکومت کی حکمت عملی کی قرارداد منظور ہوگئی۔

—— یروشلم۔ ۱۰ دسمبر۔ موتمر اسلامی نے یروشلم میں مسلم یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز منظور کر لی ہے۔ سر محمد اقبال کا خیال تھا۔ کہ اس مقصد کے لئے یروشلم موزوں مقام نہیں اور نہ موجودہ موقع اس بات کے لئے مناسب ہے۔

روس کے تین کروڑ مسلمانوں کے رہنماؤں نے درخواست کی۔ کہ مسلمانوں پر حکومت سوویٹ نے جو مظالم برپا کر رکھے ہیں۔ ان پر موتمر اسلامی میں بحث کی جائے۔ یہ مطالبہ منظور کر لیا گیا۔

—— کلکتہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ نے ایک قرارداد منظور کر کے ملک میں دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اور تمام ذمہ دار آدمیوں سے مخلصانہ اپیل کی ہے۔ کہ اپنے زیر اثر نوجوانوں کی رہنمائی کریں۔ قرارداد کی نقلیں یونیورسٹی کے تمام ملحقہ کالجوں کے پرنسپلوں اور سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو بھیجدی گئی ہیں۔ نیز ان سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ اس قرارداد کو عملی لباس پہنانے کے لئے موثر امکانی کوشش کی جائے۔

—— الہ آباد۔ ۱۱ دسمبر۔ مزارعین کو متنبہ کیا گیا تھا۔ کہ اگر مقررہ تاریخ پر بقایا اجارہ کی کافی رقم ادا نہ کی گئی تو سابقہ مراعات بھی واپس لے لی جائیں گی۔ اس انتباہ کا خاص اثر ہوا ہے۔ کیونکہ بہت سے مزارعین نے کانگرسی رضاکاروں کی مخالفانہ ترغیب کے باوجود واجب الادا رقوم ادا کر دی ہیں۔

—— ۱۱ دسمبر۔ ۱۱ آدمیوں کا چوتھا اکالی جتھا ڈسکہ پہنچنے پر گرفتار کر لیا گیا۔ اور سیالکوٹ جیل میں پہنچا دیا گیا۔ اس سے پہلے تین ایسے جتھے گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— سری نگر۔ ۱۰ دسمبر۔ آج گلینسی کمیشن کے سامنے کشتی بانوں کے نمائندے پیش ہوئے۔ انہوں نے بھاری محصولات کے خلاف احتجاج کیا۔ اور شکایت کی۔ کہ وہ بیروزگاری کا شکار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ کشتیوں کی بجائے تجارتی مال موٹر لاریوں میں جانے لگا ہے۔ نیز ان کی طرف سے مدارس اور ہسپتالوں کا قیام اور بلدیہ میں حق رائے دہی

وغیرہ مطالبات پیش کئے گئے۔

—— طہران۔ ۱۰ دسمبر۔ آج صبح پارلیمنٹ کی عمارتوں کے قریب آگ لگ گئی۔ جو جلدی ہی قابو سے باہر ہوگئی۔ اور دوپہر تک مجلس کی عمارت کا بڑا حصہ بالکل تباہ ہوگیا۔

—— ۱۹۳۱ء کا "نوبل پرائز" امریکہ کے دو باشندوں مس جین ایڈمز اور ڈاکٹر نکلوس مرے بٹلر کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔ مقدم الذکر پندرہ سال کے عرصہ سے امن اور آزادی کی بین الاقوامی انجمن کی پریذیڈنٹ ہیں۔ اور موخر الذکر کولمبیا یونیورسٹی کے صدر ہیں۔

—— ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور نے ریاست بہاولپور میں کپاس کی فصلوں کو نقصان پہنچنے، موسمی حالات خراب ہو جانے قیمتوں میں عام تخفیف اور زمینداروں کی بدحالی کے پیش نظر مالیہ اراضی اور شرح آبیانہ میں ۷۵ سے سو فیصدی معافی عطا فرما دی ہے۔ یہ معافیاں زراعت پیشہ لوگوں کے بوجھ کو سرسری اندازہ کے مطابق قریباً آٹھ لاکھ ہلکا کر دیں گی۔

—— دہلی۔ ۱۰ دسمبر۔ سر جیمز کیرار کی جگہ مسٹر ایچ۔ جی ہیگ کو گورنمنٹ آف انڈیا کا ہوم ممبر مقرر کیا گیا ہے۔ اور وزیر ہند نے سر چارلس انیگرٹ کو انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

—— (ناسک ۹ دسمبر) اچھوتوں نے ایک بھاری کانفرنس کر کے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ اگر اونچی ذاتوں کے ہندو ہم سے ملنا نہیں چاہتے۔ تو گورنمنٹ ایک ہفتہ میں ایک دن ہمارے لئے مخصوص کر دے۔ اس دن صرف ہم ہی مندروں میں جا سکیں۔ یا وہ ہندو بھی جو اچھوت ادھار کے حامی ہیں۔

—— واشنگٹن ۸ دسمبر۔ آج کانگریس کے اجلاس میں پریذیڈنٹ ہوور کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں بیان کیا گیا۔ کہ اگر ٹیکسوں میں اضافہ اور اخراجات میں کمی نہ کی گئی۔ تو آئندہ سال کے خاتمہ پر گورنمنٹ کو ۲۰۰ کروڑ ڈالر کا خسارہ رہے گا۔

—— مدراس۔ ۱۱ دسمبر۔ ہندوستان اور مشرق بعید میں عورتوں اور بچوں کی خرید و فروخت کے معاملہ میں تحقیقات کرنے کے لئے لیگ آف نیشنز کا کمیشن رات کو یہاں پہنچا۔ اور آج صبح سیکریٹریٹ میں اجلاس شروع کر دیا۔ آج صرف پولیس کمشنر کی شہادت ہوئی۔ اخبارات کے نمائندوں کو کارروائی سننے کی اجازت نہ تھی۔ تین دن کمیشن کا اجلاس مدراس میں ہوگا۔ اس کے بعد کولمبو جائیگا۔

—— بمبئی۔ ۱۱ دسمبر۔ میاں سر محمد شفیع آج تشریف لے آئے۔ آپ نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ مجھے انگلینڈ میں ہر جگہ سوائے معمولی اقلیت کے جسے بخوبی نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ انگریزوں کے دل میں تبدیلی نظر آئی۔

—— ٹوکیو۔ جاپانی گورنمنٹ نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ کیونکہ وزارت میں مالی اور اقتصادی مشکلات کی بناء پر تصادم ہوگیا۔

—— لنڈن۔ ۱۱ دسمبر۔ آج ایوان عام میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ سائمن کمیشن اور مختلف کمیٹیوں پر حکومت کو ۹۰ ہزار پونڈ خرچ کرنا پڑا ہے۔ کمیشن کی رپورٹ کی لکھائی چھپائی پر ۱۰۶۷۱ پونڈ خرچ ہوئے۔

—— لاہور۔ ۱۱ دسمبر۔ آج شام کے ۷ بجے عطاء اللہ بخاری کو گرفتار کر لیا گیا۔ وجہ ابھی معلوم نہیں ہوئی۔

—— لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ آج بعد دوپہر کو ایوان عام میں بنگال کی صورت حالت کے متعلق متعدد سوالات دریافت کئے گئے۔ وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ ہرام پور کانفرنس کے ریزولیوشن کی تصدیق ابھی تک صوبہ کانگرس کمیٹی کی طرف سے نہیں ہوئی۔ اس لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو یہ صاف طور پر معاہدہ دہلی کی خلاف ورزی ہوگی۔ جب بھی ضروری کارروائی کرنے کی ضرورت ہوئی۔ فوراً ایکشن لیا جائے گا۔

—— کلکتہ۔ ۱۲ دسمبر۔ آج صبح برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے ایڈریس کے جواب میں وائسرائے نے تقریر کی۔ اور کہا۔ دہشت انگیزی کو معدوم کرنے کے لئے میں اور میری حکومت جو کچھ ہماری طاقت میں ہے۔ کرنے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے ہیں۔

—— معاصر سیاست ۱۱ دسمبر لکھتا ہے۔ کہ جب مہاراجہ بہادر کشمیر معہ وزیر اعظم تحریک کشمیر کے سلسلہ میں وائسرائے ہند سے گفت و شنید کرنے کی غرض سے دہلی گئے۔ تو اختر علی آف "زمیندار" بھی مہاراجہ بہادر سے ملاقات کرنے کے لئے دہلی پہنچا۔ لیکن انتہائی کوششوں کے باوجود اس کی رسائی صرف وزیر اعظم تک ہوئی۔ اور مہاراجہ کی قدمبوسی سے محروم ہی رہا۔

—— کوئٹہ۔ ۱۱ دسمبر۔ قلات کے قبائلی سرداران کا ایک عظیم الشان جرگہ منعقد ہوا۔ جس نے نواب بہادر محمد اسلم خان کو جو سابق نواب صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ قلات کی گدی کیلئے جانشین منتخب کیا ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ نواب سر شمس شاہ وزیر اعظم اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ حجازی وزارت خارجہ کو افغان وزارت خارجہ نے کابل سے مطلع کیا ہے۔ کہ چونکہ حجاز میں افغانی قونصل موجود نہیں ہے۔ اس لئے افغان رعایا کے معاملات کا تعلق ترکی قونصل سے رہے گا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)